جلد ۲۹ | ۱۷ ماہ اخاء ۱۳۲۰ ہش | ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۶۰ھ | ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۳۸

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۵ رمضان ۱۳۶۰ھ

# مسلمانانِ عالم کی انتہائی بےبسی اور بےکسی کا حقیقی علاج

اسلام نے نہ صرف روحانی لحاظ سے بلکہ دنیوی رنگ میں بھی دنیا میں انقلاب عظیم پیدا کر دیا۔ وہ لوگ جو سرتاپا شرک میں مبتلا اور سینکڑوں بتوں کے پجاری تھے۔ نہ صرف توحید کے علمبردار اور روحانیت کے معلم قرار پائے۔ بلکہ غربت۔ تنگ دستی وحشت اور درندگی کی حالت سے نکل کر ملکوں کے حکمران بن گئے۔ اور سینکڑوں سال تک اس شان سے حکمرانی کی۔ کہ ہر لحاظ سے نمونے اور مثالیں قائم کر گئے۔ کجا تو وہ لوگ جو نہایت ہی ادنےٰ حالت سے ترقی کی انتہائی منزل تک جا پہونچے۔ اور کجا بعد کے مسلمان کہ اسلاف نے محنت شاقہ سے حاصل کر کے جو کچھ انہیں دیا تھا۔ اسے بھی محفوظ نہ رکھ سکے۔ اور آج یہاں تک نوبت پہونچ چکی ہے۔ کہ دنیا میں سب سے زیادہ بےکس اور بےبس جو قوم ہے۔ وہ مسلمانوں کی قوم ہے۔

اس کی کیا وجہ ہے۔ یہ کہ قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں نے دین کو دنیا کی ہر چیز پر مقدم کیا۔ نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور پر بھی۔ اس کے لئے ہر قربانی کی۔ ہر تکلیف کو راحت سمجھا اور ہر لمحہ اس کی حفاظت اور اشاعت کا خیال رکھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالےٰ نے ایک طرف تو انہیں روحانی مدارج عطا کئے۔ اپنے مقرب بندے بنایا۔ رضی اللہ عنہ کی بشارت دی اور دوسری طرف دنیا میں جاہ و جلال اور شان و شوکت عطا کی۔ لیکن بعد کے مسلمانوں نے دنیا کو دین پر مقدم کر لیا۔ اسلام کی حفاظت اور اشاعت سے بالکل غافل ہو گئے۔ اسلامی احکام کو بالکل فراموش کر دیا۔ حتیٰ کہ دنیا کی خاطر شریعت اسلامیہ کی تحقیر و تذلیل کرنے سے بھی باز نہ رہے۔ گویا دین کو چھوڑ کر دنیا کے پیچھے اندھا دھند بھاگے۔ انجام یہ ہوا۔ کہ نہ دین رہا۔ نہ دنیا ہاتھ آئی۔ اور آج وہ دن آگیا۔ کہ مسلمان خالی ہاتھ ہو کر اپنا ماتم آپ کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "احسان" (۱۹ رمضان المبارک) لکھتا ہے:۔

"آج نہ صرف ہندوستان کا مسلمان قوتِ بازو سے محروم ہے۔ بلکہ دنیا بھر کے مسلمان وطنیت کے چکر میں پڑ کر اپنی قوت کو پارہ پارہ کر چکے ہیں۔ اور یکے بعد دیگرے بڑی بڑی قوتوں کی نذر ہوتے جا رہے ہیں یورپ اور شمالی ایشیا کے بعض حصوں کے مسلمان محوریوں کے پنجے میں ہیں۔ اور ایشیائی ملکوں کے مسلمان اتحادیوں کے اثر میں۔ چالیس کروڑ مسلمانوں میں سے صرف سوا دو کروڑ مسلمان ایسے رہ گئے ہیں۔ جو اب تک آزاد ہیں۔ ایک کروڑ بتیس لاکھ ترک اور ایک کروڑ کے قریب افغان ۔ ۔ ۔ ۔ اگر روس اور برطانیہ ایک دوسرے سے کھچے رہیں۔ تو ایران اور افغانستان دونوں سلامت۔ دونوں کی آزادی برقرار۔ لیکن اگر یہ دونوں ایک دوسرے کے دوست ہوں۔ تو پھر ایران کیا۔ اور افغانستان کیا۔ ایران ختم ہو چکا ہے۔ اور اگر افغانستان نے ان کے حسب منشاء ہاں نہ کی۔ تو اس کی خیر کب تک؟"

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمان کو اب اس بات کا احساس ہو رہا ہے۔ کہ ان کی دنیوی لحاظ سے اہمیت ختم ہو چکی ہے۔ ان کی حکمرانیاں محض نام کی اور دوسروں کے رحم و کرم پر منحصر ہیں گو ان کی تعداد کروڑوں تک پہنچی ہوئی ہے لیکن نہایت بےکسی اور بےبسی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان حالات میں تحریک کی گئی ہے کہ

"اس ماہ مبارک کے جمعوں خصوصاً جمعۃ الوداع کو نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ بارگاہ ایزدی میں ممالک اسلامیہ کے بقا و تحفظ اور ان کے اقتدار کے لئے دعا کیجئے۔ اور اپنا اسلامی فریضہ اخوت ادا کیجئے۔ اسلامی دنیا کی اگر ہم اپنی بےبسی کی وجہ سے کوئی خدمت نہیں کر سکتے تو کیا بارگاہ الٰہی میں عجز و انکسار کے ساتھ ان کے لئے دعا بھی نہیں کر سکتے؟"

اس کے متعلق معاصر "انقلاب" لکھتا ہے:۔

"ہم اس تجویز کی دل سے تائید کرتے ہیں دنیائے اسلام آج سخت آزمائش کے دور میں سے گزر رہی ہے۔ اور ہم بالکل بےبس ہیں۔ نہ دشمن کا قلع قمع کرنے پر قادر ہیں۔ نہ دوستوں کی مہربانیوں سے آزاد اسلامی ملکوں کو بچا سکتے ہیں اس لئے اب اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ ہندوستان کے کروڑوں مسلمان جمعۃ الوداع اور عید کے عظیم الشان اجتماعات میں بارگاہ ایزدی سے دعا مانگیں کہ وہ دنیا کے اس فتنہ عمومی میں اسلامی ملکوں کی آزادی اور سلامتی کا محافظ ہو۔"

ہر مشکل کے وقت خدا تعالےٰ کو پکارنا فطرت انسانی میں ودیعت کیا گیا ہے اور خدا تعالےٰ پکارنے والوں کی پکار سنتا۔ اور محض اپنے فضل و کرم سے انہیں مصائب و مشکلات سے نجات دیتا ہے پس ایسے وقت میں جبکہ تمام دنیا کے مسلمان مصائب اور مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ اور انقلاب زمانہ کی چکی میں بری طرح پیسے جا رہے ہیں ضروری ہے۔ کہ خشوع و خضوع کے ساتھ خدا تعالےٰ کے حضور دعائیں کی جائیں۔ اور مسلسل کی جائیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے رحم و شفقت کو جلب کرنے کے لئے اپنے اندر تبدیلی بھی پیدا کرنی چاہیئے۔ اور وہ تبدیلی یہ ہے کہ دین کی طرف دنیا کے مقابلہ میں بہت زیادہ توجہ کی جائے حتیٰ کہ جہاں دین کے ساتھ دنیا کا تصادم ہو۔ وہاں دنیا کو قربان کر دیا جائے شریعت اسلامیہ کو اپنے لئے رحمت یقین کیا جائے۔ اور اس کے تمام احکام کی نہایت ذوق و شوق سے پابندی کی جائے۔ کہ یہ پابندی نہ صرف آخرت کے لئے م

م بلکہ اس دنیا کی کامیابی و کامرانی کا بھی موجب ہے۔ مسلمانوں کو یہی بات سکھانے اور اس پر عمل کرانے کے لئے خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ کاش مسلمان آپ کو شناخت کر کے

## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ اخاء ۱۳۲۲ ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے پانچ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ آج حضور کو زخم میں کچھ درد کی شکایت رہی ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں ؂

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ حرم اول و حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ علیل ہیں ۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں ؂

## مولوی فاضل نوجوان اور مطالبۂ وقف زندگی

کون نہیں جانتا کہ قوموں کی زندگی کا اندازہ اس کے نوجوانوں کی قربانی اور اولوالعزمی سے لگایا جاتا ہے ۔ اسی امر کی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا ۔

"زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک شخص اپنی جان سے کر آگے آئے اور کہے کہ اے امیر المومنین یہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے ۔ جس دن تم یہ سمجھ لو گے ۔ کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں ۔ جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا ۔ بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا ۔ اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو"

پھر فرمایا "جو شخص دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے ۔ وہ ادنےٰ نہیں بلکہ اعلیٰ ہے بشرطیکہ ہر قسم کی کوتاہی سے اپنے آپ کو بچائے ۔ جو قومیں اپنی جان بچانا چاہتی ہیں ۔ وہی مرتی ہیں ۔ اور جو اپنی جانوں کو ہتھیلیوں میں لئے پھرتی ہیں ۔ وہی زندہ رہتی ہیں ۔ پس وہ نوجوان آگے آئیں جو دین کے کام میں مرنا چاہیں"

### شرائط وقف

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے زندگی وقف کرنے کے لئے ایک بڑی شرط یہ قرار دی ہے ۔ کہ صرف بی ۔ اے یا مولوی فاضل جو میٹرک بھی پاس ہوں ۔ لیکن اب مولوی فاضل نوجوانوں کے لئے ایک نہایت سہل طریق تجویز فرمایا ہے ۔ اور وہ یہ کہ جو نوجوان صرف مولوی فاضل پاس ہوں ۔ اگر وہ اپنی زندگی وقف کرنا چاہیں تو وہ اس صورت میں بھی اس جہاد میں شامل ہو سکتے ہیں ۔ کہ فوراً اپنے آپ کو پیش کر دیں ۔ اگر وہ انتخاب میں موزوں ثابت ہوئے ۔ تو ان کو پہلے دو سال تک جامعہ احمدیہ کی کلاس مبلغین میں داخل ہو کر کورس پاس کرنا پڑے گا ۔ اس عرصہ میں ان کو تحریک جدید کی طرف سے ۱۰ روپے ماہوار وظیفہ ملے گا ۔ اس کے بعد وہ براہ راست تحریک جدید کے انتظام کے ماتحت اپنے دیگر تعلیمی کورس کو پورا کریں گے ۔ اس عرصہ میں ان کو انٹرنس کا امتحان پاس کرنے کا موقعہ بھی مل سکے گا ۔ اس طرح سے وہ مولوی فاضل واقفین زندگی کی شرائط کو پورا کر سکیں گے اور پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء کے بموجب ان کے سپرد خدمت سلسلہ کی جائے گی ؂

امید ہے کہ اب جبکہ اس قدر سہولت وقف زندگی کے لئے پیدا کر دی گئی ہے ۔ ایسے مولوی فاضل نوجوان جو اپنے دل میں خدمت سلسلہ احمدیہ کی حقیقی تڑپ رکھتے ہیں ۔ جلد اپنے آپ کو پیش کر دیں گے ۔ تاکہ ان کے انتخاب کے لئے جلدی کارروائی کی جا سکے ۔ مولوی فاضل نوجوان اپنی درخواست ایک ماہ کے اندر اندر دفتر تحریک جدید میں ارسال فرما دیں ؂

انچارج تحریک جدید

---

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## رمضان کے بارہ میں ضروری نصائح

"مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے ۔ جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے ۔ مگر اس کے دل میں یہ نیت درد دل سے تھی ۔ کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا ۔ اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزہ رکھیں گے ۔ بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو ۔ تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا ۔ یہ ایک باریک امر ہے ۔ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے ۔ اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے ۔ کہ میں بیمار ہوں ۔ اور میری صحت ایسی ہے ۔ کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے ۔ اور یہ ہو گا اور وہ ہو گا ۔ تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہو گا ۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا ۔ اور اس کا منتظر ہی تھا ۔ کہ آئے اور روزہ رکھوں ۔ اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا ۔ تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے ۔ اس دنیا میں بہت سے لوگ بہانہ جو ہیں ۔ اور وہ خیال کرتے ہیں ۔ کہ ہم اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ۔ ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں ۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش لیتے ہیں ۔ اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں ۔ لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہے ۔ تکلف کا باب تو بہت وسیع ہے ۔ اگر انسان چاہے تو اس کے رو سے ساری عمر بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے ۔ اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے ۔ مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے ۔ جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے ۔ خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے ۔ اور خدا اسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے ۔ کیونکہ درد دل ایک قابل قدر ہے"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

## ناظر صاحب بیت المال کے دورہ کے متعلق ضروری اطلاع

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مکرمی خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مندرجہ ذیل جماعتوں کے معائنہ کے لئے آخر اکتوبر میں دورہ پر روانہ ہوں گے ۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرما کر ضروری تیاری کر لیں ۔ دورہ کا پروگرام حسب ذیل ہے

| تاریخ | جماعت | تاریخ | جماعت | تاریخ | جماعت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۲۶/۱۰/۴۳ | لاہور | ۱۴/۱۱/۴۳ | گوجرانوالہ | ۲۳/۱۱/۴۳ | راولپنڈی |
| ۱۱/۱۱/۴۳ | سیالکوٹ | ۱۷/۱۱/۴۳ | گجرات | ۲۶/۱۱/۴۳ | جہلم |
| | | | | ۲۷/۱۱/۴۳ | امرتسر |

پہونچنے کے اوقات سے خان صاحب موصوف متعلقہ جماعتوں کو خود اطلاع دیں گے

ناظر اعلیٰ

## نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے ایک ضروری تحریک

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے رمضان المبارک سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک کمزوری ترک کرنے کے عہد کے متعلق الفضل میں دو نوٹ شائع ہو چکے ہیں جن کے ماتحت احباب کی طرف سے درخواستیں آ رہی ہیں ۔ نظارت ہذا کا منشاء ہے ۔ کہ درس القرآن کے آخر میں جو دعا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ۔ اس موقعہ پر ایسے احباب کی فہرست پیش کی جائے ۔ جو احباب اس نیکی میں حصہ لینا چاہیں ۔ وہ جلد درخواست بھجوا دیں ؂

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

فضیلت اسلام

# اسلام اور امنِ عامہ

دُنیا میں حکومتوں کا مقصد فتنہ و فساد کا استیصال اور صحیح بنیادوں پر ایک عادلانہ نظام قائم کرنا ہوتا ہے۔ اور ہر حکومت درحقیقت اسی دعوے کے ساتھ کھڑی ہوتی ہے۔ کہ وُہ دُنیا میں تہذیب و انسانیت کی ترقی۔ درماندہ قوموں کی اصلاح اور امن و امان کے قیام کی خاطر ہر ممکن کوشش عمل میں لائے گی۔ مگر تجربہ بتاتا ہے کہ حکومتوں کے قول اور عمل میں بہت فرق ہوتا ہے۔ وُہ دعوے تو یہ کرتی ہیں۔ کہ دُنیا میں تہذیب و انسانیت کو اُن کے ذریعہ ارتقاء حاصل ہوگا۔ مگر در پردہ انسانی شرافت اور مجد کی تمام خصوصیات کو ایک ایک کرکے مٹا ڈالتی ہیں۔ اور کمزور قوموں کی آزادی پر ڈاکہ ڈالنے سے دریغ نہیں کرتیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ محکوم اقوام من حیث القوم ذلیل ہوجاتی ہیں۔ اور ان میں خود داری و شرافت کے احساسات کی بجائے دناءت اور پستی کے خصائل پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں اسلام چونکہ ایک مکمل قانون اور نظام کا نام ہے اس لئے وُہ عالم انسانی کو اس قسم کی خرابیوں کے استیصال اور ان کی جگہ ایک عادلانہ نظام کے قیام کی پُرزور تحریک کرتا ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں اصولی طور پر قرآن کریم یہ ہدایت دیتا ہے۔ کہ ان الحکم الا للہ یعنی حکومت اور بادشاہت صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ کوئی اور بادشاہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ ہیں۔ کہ حقیقی بادشاہ خدا ہی ہے۔ انسان بادشاہوں کا کام صرف یہ ہے۔ کہ اُس کے نائب ہونے کی حیثیت میں لوگوں کی خدمت بجا لائیں۔ اور جو قوت انہیں حاصل ہو۔ اسے بجائے نفس پروری کے خلق اللہ کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کریں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے یاداؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ ان الذین یضلون عن سبیل اللہ لھم عذاب شدید بما نسوا یوم الحساب۔ یعنی اے داؤد ہم نے تجھے زمین میں اپنا نائب بنایا ہے۔ پس تُو لوگوں کے درمیان سچائی اور انصاف کے ساتھ فیصلے کر۔ اور اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کر۔ ورنہ وُہ تجھے خدا کے رستہ سے منحرف کر دیں گی اور جو لوگ خدا کے رستہ سے الگ ہو جائیں۔ اُن کے لئے شدید عذاب ہے کیونکہ وُہ یوم الحساب کو بھُول جاتے ہیں ایک اور مقام پر فرماتا ہے تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علواً فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین۔ یعنی ہم عالم آخرت کی نعماء انہی لوگوں کو دیں گے۔ جو زمین میں تکبر اور فساد نہیں کرتے۔ اور پرہیزگاری کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔ اور حق یہ ہے۔ کہ آخرت کی کامیابیاں متقیوں کے لئے ہی ہیں۔

قرآن کریم نے ان آیات میں راستی اور انصاف کے ساتھ فیصلے کرنے۔ اور ہر قسم کی نفسانی خواہشات سے اجتناب کرنے کی تلقین کی ہے۔ اسی طرح تکبر سے بچنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ کیونکہ حکومت حاصل ہونے پر انسان اپنے آپ کو عام انسانوں سے بلند سمجھنے لگ جاتا ہے۔ اور اس طرح اپنی حقیقت کو بھُول کر خیال کرنے لگتا ہے۔ کہ گویا دُوسرے لوگ اس کے غلام ہیں۔ اسلام ان اُمور سے مومنوں کو بچنے کی نصیحت کرتا ہے۔ اور بتاتا ہے۔ کہ حکومت کے قیام کا مقصد لوگوں کے ساتھ انصاف کرنا اور برادرانہ رنگ میں ان کی ترقی کے لئے ہر وقت کوشاں رہنا ہے۔ قیام انصاف اور سچائی کی شریعت اسلامی نے اس قدر تاکید کی ہے۔ کہ فرماتا ہے۔ یاایھا الذین امنوا کونوا قوامین بالقسط شھداء للہ ولو علےٰ انفسکم او الوالدین والاقربین۔ یعنی اے مومنو! تم انصاف پر سختی کے ساتھ قائم رہو۔ اور جو گواہی دو۔ بالکل سچی دو۔ خواہ اس گواہی کا اثر تمہارے اپنے خلاف پڑے یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں کے خلاف پڑے۔

اسی طرح فرماتا ہے۔ ولا یجرمنکم شنان قوم علےٰ الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوٰی۔ کہ کبھیا کسی قوم کی دُشمنی تمہیں اس بات پر مجبور نہ کر دے۔ کہ تم اس کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک کرنے لگ جاؤ۔ یاد رکھو۔ عدل ایک نہایت قیمتی چیز ہے۔ اسے اپنے ہاتھ سے کبھی نہ چھوڑو۔ اور ہمیشہ دُشمنوں کے متعلق بھی انصاف سے کام لو۔ کیونکہ یہ چیز انسان کو مقام تقوےٰ کے قریب کرنے والی ہے۔

تقوےٰ ایک نہایت ہی قیمتی چیز ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک دفعہ الہام ہُوا:۔

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

یعنی جس عمل میں تقوےٰ کا بیج شامل ہُوا وُہ عمل برکت پا گیا۔ مگر جو عمل تقوےٰ سے خالی رہا۔ وُہ اگر پہاڑ کے برابر بھی ہے۔ تو ضائع ہوگیا۔ ایسی قیمتی چیز کے قریب لے جانے والا جو عمل ہو۔ اس کی اہمیت آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے اور قرآن بتاتا ہے۔ کہ تقوےٰ کے قریب لے جانے والی جو چیزیں ہیں۔ اُن میں سے ایک عدل ہے۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیام انصاف کا اس قدر خیال تھا۔ کہ آپ نے صحابہ رضؓ سے ایک دفعہ فرمایا۔ من اقتطع شبراً من ارض ظلماً طوقہ اللہ ایاہ یوم القیامۃ من سبع ارضین۔ یعنی جس کسی نے ایک بالشت بھر زمین بھی ظلم سے حاصل کی۔ قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا۔

اسی طرح فرماتے ہیں:۔ ان ھٰذا المال حلوۃ من اخذہ بحقہ ووضعہ فی حقہ فنعم المؤنۃ ھو۔ ومن اخذہ بغیر حقہ کان کالذی یاکل ولا یشبع۔ یعنی مال و دولت نہایت اعلےٰ چیز ہے۔ مگر جس کسی نے اسے حق کے ساتھ حاصل کیا۔ اس کے لئے تو بہترین توشہ ہے۔ مگر جس نے اسے بغیر حق کے حاصل کیا۔ وُہ مال اس کے لئے عذاب بن جائے گا۔ اور اس کے دل میں غضب اور نہب کی ایسی آگ لگا دے گا۔ جو بجھنے میں نہیں آئیگی اور مال اس کے لئے کسی رنگ میں بھی برکت کا باعث نہیں ہوگا۔

اسلام کے ان احکام سے ظاہر ہے کہ دُنیا میں حقیقی امن اُسی وقت قائم ہو سکتا ہے۔ جب اس کی بنیادیں اسلامی تعلیم پر استوار کی جائیں۔ ایک طرف اگر مظلوم کی اعانت کی جائے۔ تو دوسری طرف ظالم کو اس کے ظلم سے روکا جائے۔ اسی حقیقت کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔ کہ انصر اخاک ظالماً او مظلوماً کہ تو اپنے بھائی کی مدد کر۔ خواہ وُہ ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابہ رضؓ نے جب یہ بات سُنی۔ تو انہوں نے حیرت کے ساتھ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا۔ کہ یا رسُول اللہ مظلوم کی مدد کرنا تو ہماری سمجھ میں آ گیا۔ مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ظالم کی کس طرح مدد کریں۔ آپ نے فرمایا۔ ظالم کی مدد یہ ہے۔ کہ تم اس کے ہاتھ پکڑ لو۔ اور اسے ظلم سے روکو۔ تا کہ خدا تعالےٰ کی مخلوق کو امن اور چین سے زندگی بسر کرنا نصیب ہو۔ اور اُسے وُہ اطمینان میسر آ جائے۔ جو تمدن کی جان اور انسانی ترقی کی رُوح ہے۔

اسلام کی اس تعلیم پر دُنیا پہلے عمل کرکے دیکھ چکی ہے۔ کہ اس کے کس قدر خوشکن اور رُوح افزا نتائج ہیں۔ اسی تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں لوگوں کے قلوب میں احترام نفس اور امن پسندی کا ایسا مادہ پیدا ہو گیا تھا۔ کہ قادسیہ سے صنعا تک ایک عورت بغیر خوف و خطر تن تنہا سفر کر سکتی تھی۔ حالانکہ یہ وُہی علاقہ تھا۔ جس میں ۲۵ سال پہلے بڑے بڑے قافلے بھی بے خوف نہیں گزر سکتے تھے۔ اگر آج دُنیا پھر اس تعلیم پر عمل کرنا شروع کر دے۔ تو یقیناً ایک انقلاب عظیم پیدا ہو جائے۔ اور دُنیا صحیح معنوں میں تہذیب و مدنیت اور علم و حکمت کا مرکز بن جائے۔

# اس رمضان المبارک میں کس کمزوری کو ترک کیا گیا

ماہ صیام روحانی تربیت کے لئے بہترین مہینہ ہے۔ ان مبارک ایام میں انسان بہت سے نقائص اور کمزوریوں سے بچ جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے روائت ہے۔ کہ اگر مومن ہر رمضان میں اپنی کسی ایک کمزوری یا بری عادت کے ترک کرنے کی بھی نیت کرلے۔ اور اس پر عمل پیرا ہو۔ تو اس کی اصلاح بہت جلد ہوسکتی ہے۔ فی الواقع ربانی مربیوں کا یہی طریق تربیت ہے۔ نظارت تربیت تربیاً ہر سال اس بابرکت طریق کیطرف توجہ دلاکر احباب کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ غالباً بہت سے احمدی بھائی اس مفید گر سے فائدہ اٹھاتے ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے آمین

امسال جبکہ آخری عشرہ شروع ہے۔ میں ان سطور کے ذریعہ ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بارہا ڈاڑھی منڈانے بودے رکھنے اور حقہ نوشی کے خلاف اظہار نفرت فرمایا ہے اور جماعت کے دوستوں کو ان قبیح عادات کے ترک کرنے اور اسلامی شکل وصورت اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ مگر ہنوز بعض نوجوان ڈاڑھی منڈواتے ہیں بودے رکھتے ہیں بلکہ ان کو کنگھی کرکے مجالس میں بیٹھتے ہیں۔ اور کئی دوست حقہ نوش ہیں۔ رمضان کے مبارک مہینہ میں دن کو حقہ بہرحال ترک کرنا پڑتا ہے۔ جس سے گونہ مشق ہوجاتی ہے۔ اگر حقہ نوش بھائی ہمت کریں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ طریق اصلاح پر عمل کرتے ہوئے اس بری عادت کو باسانی چھوڑ سکتے ہیں۔ بلاشبہ ہر بری عادت کا ترک موجب ثواب ہے لیکن جو بری عادت دوسروں کے لئے بھی ٹھوکر کا موجب بن رہی ہو۔ اس کا چھوڑنا تو ازبس ضروری ہے۔ ڈاڑھی رکھنا اور بودے نہ رکھنا صحیح اسلامی طریق ہے۔ ڈاڑھی منڈانے والے دوست اور بودے رکھنے والے بھائی غیروں کو اعتراض کا موقعہ دیتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے دور کرتے ہیں۔ اگر ایسے سب بھائی رمضان کے دنوں میں ڈاڑھی رکھنے کا عزم کرلیں یا بودے نہ رکھنے کی نیت کرلیں۔ اور اس پر عمل کریں تو یقیناً وہ بڑی نیکی کمائیں گے۔ پس میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ احباب اس معین تجویز پر عمل فرمائیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"زیادہ بڑی باتوں کو جانے دو۔ مونہہ پر کچھ بال رکھنا کونسی بڑی مصیبت ہے۔ مگر لوگ ڈاڑھی منڈوا دیں گے۔ اسے رکھنا پسند نہیں کرینگے۔ اور جب انہیں توجہ دلائی جائے۔ تو کہہ دیں گے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا دین کے ساتھ تعلق تھا۔ ان کو اس سے کیا غرض اور اسلام کو اس سے کیا واسطہ کہ کوئی ڈاڑھی رکھتا ہے یا نہیں رکھتا؟ مجھ سے ہی ایک دفعہ کچھ نوجوانوں نے گفتگو کی۔ اور کہا ہماری سمجھ میں یہ نہیں آیا۔ کہ اسلام کا ڈاڑھی سے کیا تعلق ہے۔ اور اسلام کو اس سے واسطہ کیا ہے۔ کہ ہم اپنے مونہہ پر چند بال رکھتے ہیں یا نہیں رکھتے؟ میں نے کہا واقعہ میں اسلام کو ہرگز اس سے کوئی تعلق نہیں۔ کہ کوئی اپنے مونہہ پر ڈاڑھی رکھتا ہے یا نہیں۔ مگر اسلام کو اس بات سے ضرور تعلق ہے۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جائے۔ ان کی باتوں کو قبول کیا جائے۔ اور ان کے نمونہ کو اختیار کیا جائے۔ پس یہ سوال نہیں کہ اسلام کا ڈاڑھی سے تعلق ہے یا نہیں۔ بلکہ سوال یہ ہے۔ کہ اسلام کا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے تعلق ہے یا نہیں۔ اگر تعلق ہے تو پھر ضروری ہے کہ ڈاڑھی کے معاملہ میں بھی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جائے۔ اور جو شخص محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اتنی چھوٹی سی بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اس سے کب توقع ہوسکتی ہے۔ کہ وہ بڑی بڑی قربانیوں کے لئے تیار ہوسکے گا۔ جو شخص ایک پیسہ دینے کے لئے تیار نہیں۔ وہ ہزار روپیہ کہاں دے سکتا ہے۔ جب اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں میں ابھی ہماری جماعت اس بات کی محتاج ہے۔ کہ اسے بار بار سمجھایا جائے اور وعظ کیا جائے۔ تو وہ بڑے بڑے عظیم الشان تغیرات جو اسلام کے مدنظر ہیں۔ اور جن تغیرات کے پیدا کرنے کے لئے انسان کو اپنا نفس قربان کردینا پڑتا ہے ان کی باری ہی کب آئے گی۔ ابھی تو سر پر بودے رکھنا اور ڈاڑھیاں منڈوانا اور مونچھیں بڑھوانا اور نکٹائیاں لگانا اور پتلونیں پہننا اور سگرٹ نوشی کرنا اور حقہ پینا یہی باتیں ہماری توجہ کو کھینچے ہوئے ہیں"

(اعمال صالحہ صفحہ ۳۵-۳۶)

اے احمدی بھائیو! کیا اس قول بلیغ کے بعد بھی آپ یہ نیت نہ کریں گے کہ ڈاڑھی مطابق سنت نبوی رکھیں گے۔ اور بودے کٹوا دینگے اور حقہ نوشی ترک کردینگے اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق عمل بخشے اللھم آمین (خاکسار)

## مولوی محمد عبد الستار صاحب ایم۔ اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کٹک کو الوداعی ایڈریس

اگست کے اوائل میں مکرم مولوی محمد عبد الستار صاحب ایم۔ اے ٹرانسلیٹر ہائی کورٹ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کٹک کا پٹنہ تبادلہ ہوگیا۔ مجلس خدام کی طرف سے مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت خان صاحب مولوی مصاحب علی خانصاحب احمدی ڈپٹی کلکٹر (سٹی مجسٹریٹ) نے کی۔ حاضرین میں سے چند بزرگوں اور مجلس خدام کے ممبروں نے آپ کے متعلق اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ مولوی انعام رسول صاحب نے فرمایا آپ ہماری غفلت وسستی کو دور کرنے والے ہر موقعہ پر ہمدردی کرنے والے اور قوم کی سچی خدمت کرنے والے ہیں۔ جماعت کے لئے آپ نے بڑی بڑی تکلیفیں برداشت کیں۔ نوجوانوں سے بے تکلفی سے ملتے۔ اور مشورہ سے مستفیض فرماتے جواب میں مولوی صاحب نے پُر درد الفاظ میں مختصر تقریر کی۔ جس میں فرمایا کہ جو بھی حقیر خدمت مجھ سے ہوئی ہے۔ احمدیت کے طفیل ہوئی ہے پس احمدیت کو ہمیشہ اپنی زندگی کا مقصد بناؤ۔ جماعت کا ہر کام کوشش کے ساتھ اعلیٰ پیمانہ پر کرو۔ تاجماعت کا وقار قائم ہو۔ ہمیشہ خدا پر بھروسہ کرو۔ جس طرح میرا تبادلہ اچانک ہوا اسی طرح وہ گھڑی بھی اچانک آجائے گی۔ جبکہ ہم ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے جدا ہوجائینگے پس ہم سب کو ہمیشہ موت کو یاد کرتے رہنا چاہیئے۔ اس کے بعد آپ نے نوجوانوں کو نصیحت کی۔ کہ ہمیشہ قرآن مجید با ترجمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا باقاعدہ مطالعہ کریں محترم صدر صاحب نے نہائت دلچسپ تقریر فرمائی آپ نے کہا کہ جب ہم لوگ پہلے پہل احمدی ہوئے تھے۔ اور احمدیت کا شروع زمانہ تھا۔ تو آپس میں بڑے تپاک اور محبت سے دیوانوں کی طرح ملتے تھے۔ یہ نعمت اڑیسہ کو مولوی عبد الرحیم صاحب مرحوم کے طفیل ملی۔ ہمارا اتفاق ومحبت ہمارا ترقی کا ذریعہ تھے۔ لوگ ہمیں دیکھ کر حیرت زدہ ہوتے۔ اور رشک کرتے تھے۔ لیکن اب محبت کم ہوتی جاتی ہے اسے بڑھانا چاہیئے۔ پھر ہمیں چاہیئے کہ خود نیک بنیں۔ اور دوسروں کو تبلیغ کریں۔ تبلیغی انہماک اور دینی خدمات ہماری تمام کمزوریوں کو دور کردیں گی۔ اور تمام کمیوں کو پورا کردینگی۔ آخر میں حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی گئی ۔

سید علاؤ الدین احمدی متعلم ایم۔ اے کلاس کٹک

## اخباری کاغذ کے متعلق انتہائی مشکلات اور احباب کرام

اخباری کاغذ کی نایابی کے باعث اس وقت کم وبیش تمام اخبارات موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ بڑے بڑے سرمایہ دار اور آمدنی کے وسیع ذرائع رکھنے والے اخبارات کی جب یہ حالت ہو تو ہماری مشکلات کا اندازہ بخوبی کیا جاسکتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس وقت الفضل کے لئے زندگی کا ایک ایک لمحہ گزارنا دشوار ہورہا ہے۔

ہم نے یہ حالات پیش کرتے ہوئے متعدد بار احباب سے گزارش کی ہے۔ کہ وہ اخبار کی توسیع اشاعت میں حصہ لے کر اس نازک وقت میں اس کی امداد کریں۔ بعض احباب کو ہماری مشکلات کا احساس ہے۔ اور وہ اس بارے میں کوشش فرمارہے ہیں۔ لیکن بیشتر اصحاب نے اس طرف ابھی تک توجہ نہیں فرمائی۔ حالات چونکہ نازک سے نازک تر ہوتے جارہے ہیں۔ اس لئے ہم پھر احباب سے عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ موقعہ کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے دست تعاون بڑھائیں۔ (مینیجر)

## وی۔ پی وصول فرمالیں!

وی۔ پی ارسال کئے جا چکے ہیں۔ اور احباب کرام کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ تکلیف اٹھا کر بھی وی۔ پی وصول فرمالیں۔ اس وقت کاغذ کی انتہائی گرانی کے باعث ایک پیسہ کا نقصان بھی ناقابل برداشت ہے۔ لہذا احباب سے توقع ہے۔ کہ وہ ایسے نازک وقت میں پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔ (مینیجر)



## وصیت

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

**نمبر ۵۹۵۹** مسمی ... میاں فضل الدین ولد میاں بوڑے خاں قوم کشمیری پیشہ دکانداری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء سکنہ جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ہم تین بھائی ہیں۔ ہماری مشترکہ جائیداد دس مرلہ زمین میں تین مکان ہیں جس سے میں ۱/۳ حصہ کا مالک ہوں۔ کل جائیداد کی قیمت آجکل کے نرخ کے مطابق ۳۰۰۰ روپیہ ہے۔ میرے حصہ کی جائیداد کی قیمت ایک ہزار روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ لیکن میرا گذارہ صرف جائیداد پر نہیں۔ بلکہ دکان کی آمد پر ہے۔ جو کہ اوسطاً ۵۰ روپے ماہوار قریباً ہے۔ میں بقید حیات اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ بھی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ کروں ...

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

**ماسکو** ۱۴ اکتوبر۔ ماسکو کے محاذ پر جرمن پیش قدمی جاری ہے۔ اگرچہ کمزور پڑ گئی ہے۔ جرمن فوجیں ماسکو سے ۶۵ میل تک پہنچ چکی ہیں۔ اور اسواسطے گویا یہ جنگ نازک ترین مراحل میں داخل ہو چکی ہے۔ مارشل تموشنکو پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ جرمن فوجیں اسی رستہ سے ماسکو پر بڑھ رہی ہیں جس پر نپولین آیا تھا ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مشرقی محاذ پر سرگرمیاں پروگرام کے مطابق جاری ہیں۔ بریانسک کے علاقہ میں محصور روسی فوجیں کئی حصوں میں کاٹ دی گئی ہیں۔ اور انہیں بہ عجلت ختم کیا جا رہا ہے ویزما اور بریانسک کے علاقوں میں ۳۵۰۰۰۰ سے بھی زیادہ روسی قید کئے جا چکے ہیں۔ روسیوں نے مان لیا ہے کہ انہوں نے ویزما کو خالی کر دیا ہے۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس شہر کو خالی کرنے سے پیشتر نذر آتش کر دیا گیا۔ اور بازاروں میں سرنگیں بچھا دی گئیں۔ شہر اب کھنڈرات کا ڈھیر بن چکا ہے۔ جرمنوں کا دعویٰ ہے۔ کہ ماسکو اب دُور مار توپوں کی زد میں آ گیا ہے۔ اور وہ شہر کے وسطی حصہ پر برابر گولہ باری کر رہی ہیں۔ نیز یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ جرمن فوجوں نے شمال مغربی جانب سے بھی ماسکو پر حملہ بول دیا ہے۔

**لنڈن** ۱۴ اکتوبر۔ جرمن اخبارات اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ اس سال کے اختتام سے قبل جرمن فوجوں کو کاکیشیا کی راہ سے بھاری مہم شروع کر دینی چاہیئے۔ برطانیہ کے ایک فوجی جرنیل نے لکھا ہے۔ کہ ہٹلر نے کاکیشیا کو چھیڑنے کے لئے سکیم مکمل کر لی ہے۔ اور اسی سال کوئی بڑی مہم شروع کر دی جائے گی۔

**انقرہ** ۱۴ اکتوبر۔ سوویٹ ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ برطانیہ نے روسی بندرگاہ آرکینجل میں ایک لاکھ فوج اتار دی ہے یہ بندرگاہ ماسکو سے چھ سو میل۔ اور برطانیہ سے ۲۵۰۰ میل دُور ہے۔ یہ فوج شمالی روس کی سب سے بڑی سپلائی لائن کو بحال رکھنے کی کوشش کرے گی۔ جسے جرمنوں نے کاٹ دینے کا اعلان کیا ہے۔

**لنڈن** ۱۴ اکتوبر۔ آج پارلیمنٹ کے اجلاس میں ایک لیبر ممبر نے جنگ روس کے متعلق بعض سوالات کئے۔ تو مسٹر چرچل نے کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا۔ کہ میں روسی اعلانات میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتا۔ ممبر نے کہا۔ روس کو امداد کی سست رفتار سے برطانیہ میں بے چینی پھیل رہی ہے۔ مسٹر چرچل نے کہا۔ آنریبل ممبران معاملات میں ساری بے چینی کے ٹھیکیدار نہیں ہیں۔

**لنڈن** ۱۴ اکتوبر۔ بی۔ بی۔ سی کا بیان ہے۔ کہ جرمن ہوائی حملوں سے ۱۹۴۱ء کی پہلی ششماہی میں ۱۸۶۹۸ شہری ہلاک اور ۲۰۸۵۱ زخمی ہوئے۔ ستمبر میں ۲۱۷ شہری ہلاک اور ۲۶۹ زخمی ہوئے۔

**طہران** ۱۴ اکتوبر۔ برطانی اور روسی فوجیں ایران کے دارالسلطنت سے ہٹائی جا رہی ہیں۔ اور اس لائن پر رکھی جائیں گی جس کے متعلق ایرانی گورنمنٹ سے اس بارہ میں سمجھوتہ ہو چکا ہے۔

**لنڈن** ۱۴ اکتوبر۔ آج پارلیمنٹ میں جرمن ہائی کمانڈ کے رکن ہرہیس کے متعلق سوالات کئے گئے۔ وزیر جنگ نے کہا۔ کہ یہ نہیں بتایا جا سکتا۔ کہ اسے کہاں رکھا گیا ہے۔ اسے وہی خوراک دی جاتی ہے۔ جو اس کے پہرہ داروں کو ملتی ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہا۔ کہ برطانی گورنمنٹ جنگی قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق اب بھی جرمنی سے بات چیت کرنے کو تیار ہے۔ بشرطیکہ وہ بین الاقوامی قواعد کی پابندی کرے۔

**برلن** ۱۴ اکتوبر۔ جرمن ہائی کمانڈ نے ایک خاص اعلان میں دعوےٰ کیا ہے کہ ویزما کے محاذ پر جو روسی فوجیں نرغے میں لی گئی تھیں۔ انہیں مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ بریانسک کے رقبہ میں محصور روسی فوجوں کا نظام بگڑ رہا ہے۔ پانچ لاکھ روسی قید کئے جا چکے ہیں۔ کل روسی قیدیوں کی تعداد تیس لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔

**ماسکو** ۱۴ اکتوبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ روس کے سابق وزیر خارجہ موسیو لٹونوف انگلستان جا رہے ہیں۔ جہاں وہ سوویٹ گورنمنٹ کی طرف سے ماسکو میں طے شدہ سپلائی پروگرام کی تفاصیل کا فیصلہ کرینگے پھر امریکن گورنمنٹ سے اس بارہ میں گفت و شنید کیلئے واشنگٹن جائیں گے۔

**واشنگٹن** ۱۴ اکتوبر۔ مسٹر روزویلٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکن بندرگاہوں سے روس کے لئے برابر سامان جنگ روانہ ہو رہا ہے۔ اور اس سلسلہ میں جو کچھ بھی ممکن ہے۔ کیا جا رہا ہے۔ ماسکو کانفرنس میں جو لاریاں نومبر میں مہیا کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ اس ماہ کے آخیر میں بھیج دی جائیں گی۔ گو یہ اعلان وائٹ ہاؤس سے شائع کیا گیا ہے۔ مگر عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ محض روسیوں کے حوصلے بڑھانے کے لئے ہے۔

**لنڈن** ۱۴ اکتوبر۔ تازہ ترین اطلاع ہے۔ کہ ماسکو پر بڑھنے والی جرمن فوجوں کے دباؤ میں کوئی کمی نہیں۔ تاہم روسی فوجوں کو کمک پہنچ رہی ہے۔ اور انہوں نے بریانسک کے رقبہ میں تین دیہات واپس لے لئے ہیں۔

**استنبول** ۱۴ اکتوبر۔ ٹرکی کا ایک جہاز فاقہ کش یونانیوں کے لئے ۵۰۰ ٹن خوراک لے کر یونان روانہ ہو گیا ہے

**دہلی** ۱۴ اکتوبر۔ ہندوستان کے کمشنر نے ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے متعلق قطعی اعداد و شمار شائع کر دئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گذشتہ دس سال میں ہندوستان کی آبادی میں پانچ کروڑ کا اضافہ ہوا ہے۔ اب مجموعی آبادی ۳۸ کروڑ ۸۰ لاکھ سے کچھ اوپر ہے۔ برطانی ہند کی کل آبادی ۲۹ کروڑ ۶۰ لاکھ اور ریاستوں کی نو کروڑ بیس لاکھ ہے۔ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں گذشتہ کی نسبت $10\frac{1}{2}$ فیصدی اضافہ ہوا تھا۔ مگر اب ۱۵ فیصدی کا ہوا ہے۔ اس میں برما کی آبادی شامل نہیں۔

**لاہور** ۱۴ اکتوبر۔ مسٹر گابا نے خواجہ نذیر احمد پر مقدمہ چلائے جانے کے سلسلہ میں ہائیکورٹ میں جو درخواست دے رکھی ہے۔ کئی روز سے اس پر ہنگامہ خیز بحث ہو رہی ہے۔ آج اس بحث کے دوران میں مسٹر گابا کے ایک فقرہ کو موجب توہین عدالت قرار دے کر جج صاحبان نے کیس چلائے جانے کی سفارش چیف جسٹس کے پاس بھیجدی۔

**دہلی** ۱۴ اکتوبر۔ پٹنہ کی "ہندوستان سائیکل مینوفیکچرنگ کمپنی" نے سب سے پہلا ہندوستانی سائیکل تیار کیا ہے جسکی قیمت پچاس روپیہ ہے۔ کلکتہ کی ایک فرم بھی سائیکل تیار کر رہی ہے۔

**لاہور** ۱۴ اکتوبر۔ شمالی ہندوستان میں ہوائی دفاع کی جو مشق وسیع پیمانہ پر ۷ اکتوبر سے شروع ہوئی تھی۔ وہ آج صبح ختم ہو گئی۔ بلیک آؤٹ کے احکام بھی ختم ہو گئے۔

**دہلی** ۱۴ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ۱۴ دسمبر سے ۶ جنوری ۴۲ء تک کرسمس اور نوروز کے تار برطانی سلطنت سے باہر کے مقامات کے لئے لے لئے جائیں گے۔ سوائے ڈنمارک کے۔ نرخ فی لفظ وہی ہوگا۔ جو روزمرّہ کے تاروں پر وصول کئے جاتے ہیں۔

**پشاور** ۱۴ اکتوبر۔ طہران ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ ایران کی نئی حکومت نے تمام ملازمین کی تنخواہوں میں عام اضافہ کر دیا ہے۔ جو تیس سے سو فیصدی تک ہوگا۔ روزانہ اجیروں پر بھی یہ حکم نافذ ہوگا۔

**لزبن** ۱۵ اکتوبر۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن آبدوزوں نے بحر اٹلانٹک میں پرتگال کے بعض جزائر کی بندرگاہوں میں اپنے اڈے قائم کر رکھے ہیں۔ اور وہیں سے برطانی جہازوں پر حملے کرتی ہیں۔

**لنڈن** ۱۵ اکتوبر۔ آج رات برٹش ریڈیو نے اعلان کیا۔ کہ دشمن اس ریڈیو کو جام کر رہا ہے۔ لہٰذا ہم پروگرام بند کرتے ہیں۔ رائٹر کا بیان ہے۔ کہ اس

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی